بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۸ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ ۱۴ احسان ۱۳۴۸ ہش ۱۴ جون ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۳۶

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھے گا

پوری نیک نیتی کے ساتھ خدا اور رسولؐ کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ

"پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی یہ ہے کہ والدہ کی عزت کرے۔ اویس قرنی کے لئے بسا اوقات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف کو منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپؐ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آسکتا۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم موجود ہیں مگر وہ ان کی زیارت نہیں کر سکتے، صرف اپنی والدہ کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی۔ یا اویس کو یا مسیحؑ کو۔ یہ ایک عجیب بات ہے جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ ان کو ملنے کو گئے تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں۔ ایک تو یہ لوگ ہیں جنہوں نے والدہ کی خدمت میں اس قدر سعی کی اور پھر یہ قبولیت اور عزت پائی۔ ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام ایسی بری طرح لیتے ہیں کہ رذیل قومیں اور چوہڑے چمار بھی کم لیتے ہوں گے۔ ہماری تعلیم کیا ہے؟ صرف اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ہدایت کا بتلا دینا ہے۔ اگر کوئی میرے ساتھ تعلق ظاہر کر کے اس کو ماننا نہیں چاہتا تو وہ ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے؟ ایسے نمونہ سے دوسروں کو ٹھوکر لگتی ہے۔ اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں جو ماں باپ تک کی بھی عزت نہیں کرتے۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے۔ پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور وفاداری کے رنگ میں خدا اور رسولؐ کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ۔ بہتری اسی میں ہے ورنہ اختیار ہے۔ ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے۔" (ملفوظات جلد اول ص۲۹۵، ۲۹۶)

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۱۳ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

-• ربوہ ۱۳ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ تین چار روز سے زیادہ ناساز ہے۔ ٹانگ میں درد کی تکلیف ہے۔ ٹیکے لگ رہے ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

-• ربوہ ۱۳ احسان۔ محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الشکور بیگم صاحبہ سلمہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ تاہم ابھی کچھ کمزوری باقی ہے۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ صاحبزادی صاحبہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

-• مبلغ ماریشس مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم قریشی محمد اسلم صاحب ۱۰ جون کو کراچی سے بخیریت ماریشس پہنچ گئے ہیں۔ جماعت ماریشس کے احباب نے بہت کثیر تعداد میں ہوائی اڈہ پر پہنچکر آپ کا استقبال کیا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم قریشی صاحب کا وہاں جانا بابرکت کرے اور آپ کو بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے آمین

-• مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم طالب پور بھنگواں کے چھوٹے صاحبزادے چوہدری محمود احمد صاحب جنہیں پچھلے دنوں کار کے حادثہ میں شدید چوٹیں آئی تھیں۔ ان دنوں البرٹ وکٹر ہاسپٹل (میو ہسپتال) لاہور میں زیر علاج ہیں۔ اس خطرناک حادثہ میں ان کی بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ اور سارے جسم خصوصاً پیٹ وغیرہ پر شدید زخم آئے ہیں۔ اگرچہ پہلے سے حالت کچھ اچھی ہے لیکن ابھی دو میجر اپریشن ہونے والے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

-• حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ احسان ۱۳۴۸ ہش

دُنیا ایک انقلاب کے سر پر کھڑی ہے

ایک خبر ہے

"امریکہ کے ایک ریاضی دان نے حساب لگایا ہے کہ اگر دُنیا کے اس سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک میں جرائم کی موجودہ رفتار جاری رہی تو ۱۹۸۴ء میں امریکہ کے تمام لوگ جرائم پیشہ ہو جائیں گے ریاضی دان کے خیال کے مطابق جب ۱۹۸۴ء میں یہ حالت پیدا ہو جائے گی تو کسی کو دوسرے کسی شخص کے متعلق کوئی شکایت نہیں رہے گی کیونکہ تمام لوگ ایک ہی کشتی میں سوار ہوں گے۔ اس حالت میں سیاست کا نقشہ بھی بدل جائے گا۔ ووٹروں کو یہ سوچنا ہوگا کہ کونسا بدمعاش بڑا ہے جو ان کے ووٹ کا حقدار ہے۔" (امروز ۹ جون ۱۹۶۹ء ص ۳)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں جرائم کس طرح بڑھ رہے ہیں یہ سب نتیجہ اس امر کا ہے۔ کہ موجودہ سائنس اور فلسفہ کی ترقی کے زیر اثر دنیا نے اللہ تعالےٰ کے وجود سے انکار کر دیا ہے۔ اور تمام کاروبار کو مادیاتی ترقی اور اپنی عقل کے سہارے پر چھوڑ دیا ہے۔

یہ تو ہم نہیں کہتے کہ دنیا کے تمام انسان وجود باری تعالےٰ کے منکر ہو گئے ہیں۔ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دنیا کی اکثریت اللہ تعالےٰ سے پوری طرح انکاری نہ سہی یہ ضرور سمجھ بیٹھی ہے کہ دنیا کی دولت کمانے کے لئے اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور جس کو دنیا کی دولت مل جائے اس کو اور کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے تاہم دنیا میں ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں کہ وہ لوگ جو دنیوی دولت میں سب سے زیادہ آسودہ ہوتے ہیں اطمینان قلب کی دولت سے محروم ہوتے ہیں۔ اگر دنیا کی دولت اور وہ عیش و عشرت کے سامان جو آج دولت سے خریدے جا سکتے ہیں۔ انسان کی پُر اطمینان زندگی کے ضامن ہوتے تو آج دنیا میں وہ بے چینی نہ ہوتی جو ہر طرف نظر آ رہی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو زیادہ دولت مند ہیں وہی زیادہ بے اطمینانی کی زندگی گزارتے ہیں۔ یہ حرص دولت ہی ہے جو ان کو بے چین رکھتی ہے اور جو ان سے ایسے ایسے کام کرواتی ہے جن کو جرائم کہا جاتا ہے۔ آج بھی جیسا کہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ چوری۔ بدکاری وغیرہم بڑے بڑے جرائم سمجھے جاتے ہیں۔ خواہ انسان اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو۔ وہ ان اعمال کو جرائم ہی سمجھتا ہے۔ تاہم چونکہ آج کے انسان کا ضمیر مردہ ہو چکا ہے۔ اس لئے جو لوگ ان جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ وہ جرائم کو جرائم ہی نہیں سمجھتے۔ اور جرائم کے ذریعہ مال و دولت حاصل کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ ان کا استدلال یہ ہوتا ہے کہ آج کل پیسہ کے بغیر زندگی گزارنا مشکل ہے اس لئے ضروری ہے کہ جس طرح بھی ہو دولت کمائی جائے حلال و حرام کی تفریق بے معنی ہے۔ سب ایسا ہی کرتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ اس طرح جو لوگ مال و دولت حاصل کرتے ہیں فرض کیجئے کہ ان کے پاس بے شمار دولت جمع ہو جاتی ہے۔ کیا وہ اس دولت سے وہ فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ جو وہ سمجھتے ہیں کہ دولت سے ہونا چاہیئے۔ دوسرے لفظوں میں کیا ان کو اطمینان قلب کی دولت بھی مل جاتی ہے۔ بے شک اکثر بظاہر دولت کی وجہ سے دنیوی وقار حاصل کر لیتے ہیں

(باقی ص ۸ پر)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی وصولی کے لئے

"مقررہ تاریخ میں اب چند دن باقی ہیں

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی ادائیگی ۳۰ جون ۶۹ء تک کر دینے کے بارے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی ارشاد سے وعدہ کنندگان احباب اور عہدہ داران جماعت ہائے مقامی اچھی طرح واقف ہو چکے ہوں گے۔ مقررہ میعاد میں اب تھوڑے سے دن باقی رہ گئے ہیں۔ بطور تذکیر محترم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر نے منظوم کلام کے ذریعہ مؤثر طور پر یاد دہانی کروانے کا ثواب حاصل کرنے کی سعی فرمائی ہے۔ ان کی یہ قابل قدر نظم ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

اللہ تعالےٰ احباب کو اپنے وعدے وقت کے اندر پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

وقت ہے محدود! کیا عہد وفا کچھ یاد ہے؟

اے خدائے دین ملت، اہلِ دل، اہل نظر
اے شناسائے مقامِ حضرتِ فضلِ عمرؓ!

تیری قربانی کا شہرہ ہے زمیں پر عام آج
دیکھتی ہے تیری جانب عظمتِ اسلام آج

دیکھ یہ ہے اس عظیم الشان ہستی کا مزار
جس کے گُن گاتی رہے گی گردشِ لیل و نہار

اس کے مرقد پر کھڑا ہو کر جو تو ڈالے نظر
اک عمارت کے نظر آئیں گے تجھ کو بام و در

یہ عمارت آئینہ دارِ دلِ محمود ہے
یعنی یہ اک یادگارِ مصلح موعود ہے

اس کی اک اک اینٹ ہے عزم و صداقت کا نشاں
صبر۔ استقلال۔ سوز و جذب۔ ذوق بے کراں

بام و در کی ہے صدا اے ہمدم و دمساز سُن
وقت ہاتھ آتا نہیں ہے وقت کی آواز سُن

نام پر اُس کے لٹا دے تو جو اپنی کائنات
زندہ و پائندہ و تابندہ تر ہو تیری ذات

وقت ہے محدود! کیا عہد وفا کچھ یاد ہے؟
تیس جون اِس عہد کی اب آخری میعاد ہے

وسوسے مومن کے سینے سے گزر سکتے نہیں
جو خدا کے نام پر مرتے ہیں مر سکتے نہیں

هر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں جماعتِ احمدیہ کے قیام اور تعمیر مسجد کی

دس سالہ پُروقار تقریب

ٹیلی ویژن۔ ریڈیو اور اخبارات میں چرچا۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی اہم تقاریر

فرانکفورٹ کے میئر۔ ممتاز شہریوں اور دیگر اہم شخصیتوں کی شرکت

(مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی ایم۔اے مبلغ فرانکفورٹ مغربی جرمنی)

(۲)

شام کو سات بجے ہمارے پروگرام کا بہترین حصہ تقریب استقبالیہ تھی۔ مسجد کے علاوہ لیکچر ہال کو بھی خوشنما قالینوں سے سجایا گیا تھا۔ مہمانوں کی آمد سے پہلے ہی مشن کی دس سالہ مساعی کی رپورٹ اور اس تقریب کے پروگرام کی ایک ایک کاپی نشست گاہوں پر رکھ دی گئی تھی۔ پروگرام کے مطابق تلاوتِ قرآنِ پاک اور خاکسار کی طرف سے خوش آمدید کے بعد دس سالہ رپورٹ سنائی گئی جس کے بعد میئر فرانکفورٹ اور محترم چوہدری صاحب کی تقاریر ہوئیں اور پھر شام کا کھانا پیش کیا گیا۔

اس تقریب میں ہالینڈ، سپین، سویڈن اور برطانیہ کے سفارتی نمائندوں نے شرکت کی۔ فرانکفورٹ کے میئر ڈاکٹر فائے کے علاوہ بلدیہ کے بعض اہم افسران سیاسی پارٹی C.D.U کے سربراہ Hans Von Moog محکمہ ریلوے کے افسرِ اعلیٰ Dr. Wendler۔ مقامی مجسٹریٹ Dr. Volde۔ دفتر روزگار کے ڈائریکٹر Dr. Schmidt اور جرمنی کے ممتاز قانون دان Prof. Dr. Janicke اور متعدد دوسرے معززین شہر اور اہم مذہبی شخصیت بشپ کے صاحبزادہ بطور نمائندہ بشپ اہم کیتھولک پادری Dr. Baum وغیرہ کے اسماء قابلِ ذکر ہیں۔

اس تقریب میں مدعوئین میں سے جو صاحبان بوجہ مصروفیات تشریف نہ لا سکے ان سب نے بذریعہ ٹیلیفون یا خطوط دلی معذرت کا اظہار کیا۔

اس تقریب میں ہماری جماعت کے نہایت ہی مخلص اور سعید الفطرت جرمن نوجوان برادرم محمود اسمٰعیل زوئش نے مشن کی دس سالہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ فرانکفورٹ مشن کی مساعی دس سالہ مساعی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ فرانکفورٹ مشن کی مساعی کا جائزہ لینے سے قبل انہوں نے انیسویں صدی کے اس دَور کا تصور پیش کیا۔ جبکہ سبھی اقوام اسلام کو مادی لحاظ سے بھی اور مذہبی لحاظ سے بھی صفحہ ہستی سے مٹا دینے کے درپے نظر آتی تھیں مسلمان مایوسی اور یاس کا مرقع بنے مغرب کے دستِ نگر ہو چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو احیائے اسلام کی خدمت پر مامور فرمایا آپ کی قائم کردہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی ہوئی دنیا کے کونے کونے تک پھیل چکی ہے۔ اس وقت ہند و پاکستان کے علاوہ دنیا کے ۳۳ ممالک میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے ۳۴۸ مساجد ۵۴ سکول اور پانچ ہسپتال قائم ہو چکے ہیں۔

مسجد فرانکفورٹ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ گزشتہ دس برس کے عرصہ میں اسلام پر مختلف زبانوں کے لٹریچر اور خصوصاً جرمنی اور انگریزی میں قرآن کریم کے تراجم کی یہاں سے بڑی کثرت کے ساتھ اشاعت ہوتی ہے۔ فرانکفورٹ یونیورسٹی میں اسلام پر سیمینار منعقد ہوتے ہیں۔ مسجد میں اور مسجد کے باہر سکولوں۔ گرجوں۔ کلبوں اور مختلف سوسائٹیوں میں مبلغین اور ان کے رفقاء کی طرف سے اسلام پر گزشتہ دس برس میں کم و بیش پانچ صد تقاریر ہوئی ہیں۔ سکولوں اور سوسائٹیوں کی طرف سے گزشتہ کئی ماہ سے تقاریر کے مطالبات اس کثرت سے آرہے ہیں کہ تقریباً ہر ہفتے میں ایک اور بعض اوقات زیادہ تقاریر کی دعوت آجاتی ہے۔

رپورٹ کے بعد فرانکفورٹ کے میئر Dr. W. Fay نے محترم چوہدری صاحب کو خوش آمدید کہتے ہوئے اس امر کی یقین دہانی کی کہ وہ اور ان کے رفقاء کار مسجد اور مشن کی ہر ممکن اخلاقی امداد کے لئے ہمیشہ ممد اور معاون رہیں گے۔ اس کے بعد محترم چوہدری صاحب موصوف نے حاضرین سے مختصر خطاب کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؑ سے منسلک ہو کر خدا تعالیٰ پر محض عقلی ایمان یعنی خدا ہونا چاہیئے سے بڑھ کر ذاتی اور تجرباتی ایمان حاصل ہوتا ہے جبکہ انسان خدا تعالیٰ کو مشاہدہ کر لیتا ہے۔ اور اس کی صفات کا مظہر بن جاتا ہے۔

اس کے بعد شام کا کھانا پیش کیا گیا جو پاکستانی ماکولات۔ پلاؤ۔ قورمہ اور زردہ پر مشتمل تھا۔ حاضرین کی کثیر تعداد کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے جملہ انتظامات نہایت خوش اسلوبی اور وقار سے سرانجام پائے۔ کھانے کے دوران احباب فرداً فرداً چوہدری صاحب سے متعارف بھی ہوتے رہے۔ یہ دلچسپ اور پُر رونق محفل دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ جس کے بعد مغرب و عشاء کی نمازیں ادا کی گئیں۔

اگلے روز ۱۹ ؍ اپریل بروز ہفتہ دوپہر کے کھانے کا اہتمام احبابِ جماعت کی طرف سے مسجد میں تھا۔ متعدد معززین شہر کے علاوہ مسٹر اور مسز کیلٹ بھی اس دعوت میں شامل تھے۔ یہ میاں بیوی ہماری اس تقریب میں شمولیت کے لئے خاص طور پر دو روز کے لئے ڈنمارک سے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پر تشریف لائے تھے یہ کوپن ہیگن کے اس پبلشنگ ادارہ کے مالک ہیں جسے قرآن کریم کے اسپرانٹو زبان میں ترجمہ کو شائع کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ کھانے کے بعد ظہر و عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔

اس کے بعد محترم چوہدری صاحب کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ وہ مسجد کے باغیچہ میں ایک درخت نصب فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے دعا کے ساتھ اپنے ہاتھوں سے درخت نصب فرما کر پانی دیا۔

اس کے بعد محترم چوہدری صاحب کا پبلک لیکچر عصر حاضر کا مذہب کے موضوع پر ہوا۔ اس لیکچر کا اہتمام فرانکفورٹ کے معروف سنگن برگ میوزیم کے لیکچر ہال میں تھا۔ اخبارات میں اعلانات کے علاوہ ڈیڑھ ہزار دعوتی کارڈ شائع کروا کر بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے اور دیگر ذرائع سے بھی اشاعت کی گئی۔ باوجود اس کے کہ لیکچر انگریزی زبان میں تھا جرمن سامعین کی خدا تعالیٰ کے فضل سے خاصی تعداد موجود تھی۔ چوہدری صاحب موصوف کا یہ معرکۃ الآراء لیکچر ایک گھنٹہ تک پورے انہماک اور یکسوئی کے ساتھ سنا گیا۔ آپ نے اپنے اس فاضلانہ لیکچر میں سائنسی علوم و فنون کی بڑھتی ہوئی ترقی اور عروج کے باعث یورپ میں مروجہ عیسائیت کی پسپائی اور بے بسی کا ذکر کرتے ہوئے قرآن پاک کے متعدد حوالہ جات کی روشنی میں اس امر کو بڑی شرح و بسط کے ساتھ واضح کیا کہ اس زمانے کا حقیقی مذہب یعنی اسلام ہی وہ عالمگیر ہدایت و روشنی ہے جس میں قیامت تک کیلئے ہر زمانے اور ہر قسم کے حالات میں بنی نوع انسان کی تمام ضرورتوں کے مطابق ہدایت و راہنمائی کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔

محترم چوہدری صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں اس خیال کی بھی مدلل تردید فرمائی کہ مذہب اور سائنس میں تضاد پایا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سائنس مذہب کے لئے بطور مدمقابل کے نہیں بلکہ بطور خادم کے ہے۔ بہت سی سچائیاں جو اب تک ایمان یا عقل کی بناء پر تسلیم کی گئی تھیں سائنسی علوم کی ترویج کے ذریعہ حقیقت بنتی جارہی ہیں۔ ہاں شرط یہ ہے کہ انسان

مختلف مقامات پر جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام سیرۃ النبیؐ کے جلسے

چہور چک ۱۷؍ ۱۱ ضلع شیخوپورہ

مورخہ ۲۹/۵/۶۹ بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت ڈاکٹر غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ منعقد ہوا۔ ماسٹر سید علی صاحب ہاشمی نے تلاوت کی۔ خاکسار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک نظم پڑھکر سنائی اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر تقریر کی۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوہ حسنہ کے مطابق زندگی بسر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری احسان الرحمٰن صاحب نے الفضل میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں جناب صاحب صدر نے دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ چہور چک ۱۷؍ ۱۱)

چک ۱۳۷؍ ۹-ل ضلع ساہیوال

مورخہ ۳۰/۵/۶۹ کو بعد از نماز جمعہ مسجد جماعت احمدیہ چک ۱۳۷؍ ۹-ل ضلع ساہیوال میں جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت عبد الرب صاحب غیرت انسپکٹر بیت المال منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم قاضی رشید احمد صاحب نے کی۔ اطفال میں سے مظفر احمد بشیر احمد شمس الحق نے نظمیں سنائیں۔ خدام میں سے ارشاد احمد و اسلام احمد و شاہد احمد صاحبان نے مختصر تقاریر کیں صدر جماعت چوہدری رحمت علی صاحب نے بھی مختصر سی تقریر فرمائی مکرم ملک نصیر احمد صاحب قائد خدام و سیکرٹری مال نے الفضل میں سے ایک مضمون پڑھکر سنایا۔

بعد ازاں صاحب صدر نے حضور سید الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر (۱ ۳/۴) پون گھنٹہ تک تقریر فرمائی اور ایک پنجابی نظم سنائی آخر میں دعا کی گئی۔ (سیکرٹری مال)

نوکوٹ

جلسہ سیرت النبیؐ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ زیر صدارت جناب ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید منشی علی محمدؐ صاحب نے کی سلام بحضور سید الانامؐ سعید احمد صاحب نے پڑھی۔ چوہدری غلام رسول صاحب نے حضرت نبی اکرمؐ کا بلند مقام از روئے قرآن کے موضوع پر تقریر کی۔ مضمون از الفضل "انسان کامل" رقم فرمودہ حضرت ام المتین ڈاکٹر محمد یونس صاحب نے پڑھا جلسہ میں انصار خدام و اطفال کے علاوہ لجنات و ناصرات نے بھی شرکت کی۔ آخر میں صاحب صدر نے دعا کرا کر جلسہ کو برخاست کیا۔

چک ۳۰؍ ۱۱-ل ضلع ساہیوال

مورخہ ۲۹/۵/۶۹ بعد نماز عشاء زیر صدارت چوہدری نذیر احمد صاحب امیر ضلع ساہیوال مسجد احمدیہ چک ۳۰؍ ۱۱-ل میں سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا۔

تلاوت اور نظم کے بعد ماسٹر منظور احمد صاحب نے حضورؐ کے اخلاق فاضلہ اور اسوۂ حسنہ پر ایک جامع مضمون پڑھکر سنایا۔ اس کے بعد اعجاز احمد صاحب نے آپؐ کی مخلوق خدا سے ہمدردی" پر مضمون سنایا۔ خاکسار نے حضورؐ کی مخلوق خدا سے محبت و احسان پر تقریر کی۔ جلسہ دعا کے ساتھ ختم ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

نوشہرہ درکاں ضلع گوجرانوالہ

مورخہ ۲۹/۵/۶۹ کو بعد نماز عشاء جلسہ سیرۃ النبیؐ زیر صدارت ڈاکٹر محمد حق معلم وقف جدید منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب پریذیڈنٹ جماعت نے کی۔

۲۔ نظم طاہر محمود و شمس الدین اطفال نے پڑھی۔ ۳۔ سیرۃ طیبہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک مضمون بشارت احمد طفل نے پڑھا۔ ۴۔ بعد ازاں صاحب صدر نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور سیرۃ طیبہ پر تقریباً پون گھنٹہ تقریر کی۔ آپ نے احمدیہ مسجد میں جو ہنوز زیر تعمیر ہے لاؤڈ سپیکر لگانے کی تحریک کی۔ چنانچہ اس مٹھی بھر جماعت کے چند افراد نے والہانہ طور پر اپنے وعدہ جات لاؤڈ سپیکر خریدنے کے لئے لکھوانے شروع کر دئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلد ہی احباب جماعت لاؤڈ سپیکر کے خریدنے کا انتظام کر لیں گے۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

کوٹ احمدیاں

مورخہ یکم جون بوقت ۹ بجے شب کوٹ احمدیاں میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم چوہدری منیر احمد صاحب نے ادا کئے۔ مکرم محمد صدیق صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ مکرم محمد جمال صاحب انسپکٹر بیت المال نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی جلسہ ۱/۲ ۱۱ بجے شب دعا پر برخاست ہوا۔

اس موقعہ پر چک ۱۵۱ ٹنڈو غلام علی کی جماعتوں کے احباب کے علاوہ گوٹھ غلام علی ہائی سکول کے اساتذہ نے بھی شرکت فرمائی۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

کوہ مری

۲۹ ہجرت ۱۳۴۸ ہش کو پونے دس بجے صبح جماعت احمدیہ مری کے احباب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ ملک اختر حسین صاحب ایم اے صدر جماعت احمدیہ مری کی زیر صدارت اجلاس کا آغاز ہوا۔ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب نے تلاوت کلام پاک کی۔ مکرم عبد الرؤف صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نیک نمونہ کو اپنانے کی اہمیت کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا پھر چوہدری شریف احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں منظوم ہدیۂ عقیدت پیش کیا۔ مکرم ناصر الدین صاحب سامی نے حضرت خاتم النبیین کی بلند شان اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر کی رو سے بیان فرمائی۔

مکرم عبد الرؤف صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بابرکت منظوم کلام سنا کر حاضرین مجلس کو محظوظ کیا۔

مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ زندگی کے ہر دور میں سب انسانوں کے لئے کامل نمونہ ہیں۔ آپؐ کی حیات طیبہ کا ہر پہلو اتنا بے مثال اور بے نظیر تھا کہ آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ سے اپنے لازوال عشق کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ؎

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

آخر میں صدر مجلس مکرم ملک اختر حسین صاحب ایم اے نے سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلند مقام کے بارہ میں حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے منتخب اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ مربی صاحب نے دعا کرائی۔ اجلاس میں غیر از جماعت احباب نے بھی شمولیت فرمائی۔ (نامہ نگار)

ساہی وال

جماعت احمدیہ ساہی وال کا جلسہ سیرت النبیؐ مورخہ ۲۹/۵/۶۹ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ ساہیوال میں زیر صدارت ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم میاں محمد ابراہیم صاحب نے کی اور مکرم چوہدری اعجاز الدین صاحب نے نظم پڑھکر سنائی۔

ازاں بعد مکرم مرزا احمد بیگ صاحب۔ مکرم پروفیسر منیر مسعود صاحب۔ مکرم پروفیسر محمد طفیل صاحب اور مکرم لطیف احمد شاہد مربی سلسلہ نے علی الترتیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رحمۃ للعالمین (۲) رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور امن عالم (۳) سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از روئے تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۴) حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور رواداری کے عناوین پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو حاضرین کے سامنے اجاگر کیا۔

ازاں بعد محترم صدر صاحب نے قرآن پاک کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان مقام بیان کیا۔ آخر پر اجتماعی دعا ہوئی اور ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہنے کے بعد ہمارا یہ بابرکت اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

اپنے قواء کو بنی نوع کی بہبود اور ترقی کے لئے خرچ کرے۔ اس صورت میں قرآنی وعدہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ انسانی صلاحیتوں کو اور اپنی نعماء کو ان کے لئے زیادہ سے زیادہ بڑھاتا چلا جائے گا۔

اس تقریر کے بعد سوالات کا وقفہ تھا جو پندرہ بیس منٹ تک جاری رہا۔ تقریر ختم ہونے کے معاً بعد سب سے پہلا سوال جو کیا گیا وہ ایک جرمن خاتون کی طرف سے تھا۔ اس نے پوچھا کہ کیا کسی یورپی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ دستیاب ہو سکتا ہے؟ یہ سوال ظاہر کرتا ہے کہ تقریر کو سننے کے دوران اس خاتون کے دل میں از خود قرآن کریم کا مطالعہ کرنے کی تحریک پیدا ہوئی۔

تقریر کے بعد شام کو فرانکفورٹ کے ٹاور کے مدور ریستوران میں ایک مقامی ایرانی تاجر جناب امیر ناظمی صاحب کی طرف سے محترم چوہدری صاحب اور دوسرے مہمانوں کے اعزاز میں دعوتِ عشائیہ کا اہتمام تھا۔

اگلے روز اتوار کے دن جرمنی کے تاریخی شہر ہائیڈل برگ کی سیر کا پروگرام تھا وہاں پر محترم چوہدری صاحب اور دیگر ہمراہیوں کو جناب ڈاکٹر کیوسی صاحب نے دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا۔ شام کے قریب فرانکفورٹ واپس پہنچے۔ اس روز پاکستان کے اعزازی کونسل متعینہ فرانکفورٹ ڈاکٹر کراتن کی طرف سے شام کے کھانے کی دعوت تھی وہ مع اپنی اہلیہ مسجد میں تشریف لا کر چوہدری صاحب کو ساتھ لے گئے اور جدید طرز کی نو تعمیر یافتہ نواحی بستی کی سیر کرائی جس کی تعمیر کا کام گزشتہ چھ برس میں پایہ تکمیل کو پہنچا ہے۔ اتنے قلیل عرصہ میں اس بستی کی تکمیل کے کام کو دیکھ کر چوہدری صاحب بے حد متأثر ہوئے اور جرمن قوم کی ہمت اور قوتِ کارکردگی کو سراہا۔

اگلے روز مورخہ ۲۱ ؍اپریل بروز سوموار آپ حسبِ پروگرام بذریعہ ٹرین واپس ہیگ تشریف لے گئے۔ احباب جماعت نے ریلوے سٹیشن پر اجتماعی دعا کے ساتھ اپنے معزز اور بزرگ مہمان کو الوداع کہا۔

ہم اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر بجا لاتے ہیں کہ جس نے ہماری حقیر کوششوں کو ہماری توقعات سے بھی بڑھ کر نوازا اور یہ دس سالہ تقریب فرانکفورٹ میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کی راہ میں ایک سنگِ میل بن گئی۔

ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر اشاعت

اسلام کے علاوہ تمام اہم اخبارات نے بڑے عمدہ پیرائے میں مشن کی سرگرمیوں کا اعتراف کیا۔ فرانکفورٹ کا اہم ترین اخبار Frankfurter Allgemeine جو روزنامہ ڈی ویلٹ کے بعد جرمنی میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے اپنی اشاعت مورخہ ۲۱ ؍اپریل ۱۹۶۹ء میں "اسلامی مہمان" کے عنوان کے تحت لکھتا ہے:-

"ہند و پاک کے ممتاز ترین قانون دان۔ بین الاقوامی عدالتِ انصاف ہیگ کے جج جناب محمد ظفر اللہ خان فرانکفورٹ میں جماعتِ احمدیہ کی مسجد نور کی دس سالہ تقریب کے مہمانِ خصوصی تھے۔

پاکستان کے سابق وزیر خارجہ اپنے ملک کے ممتاز ترین قانون دان اور اقوامِ متحدہ کی سترھویں جنرل اسمبلی کے صدر نے عالمی عدالتِ انصاف کے جج کی حیثیت سے شمالی سمندر کے شیلف کے اس حالیہ بین الاقوامی قضیہ کی سماعت میں شرکت فرمائی جس کا فیصلہ جرمنی کے حق میں ہوا ہے۔

جناب محمد ظفر اللہ خان اسلامی موضوعات پر کئی ایک تصنیفات کے مصنف ہیں۔ آپ نے ۱۹۵۹ء میں فرانکفورٹ مشن کا افتتاح کیا۔ جمعہ کے روز فرانکفورٹ کے میئر ڈاکٹر خاٹے نے ٹاؤن ہال میں آپ کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے اپنے اس قیام کے دوران فلاسفیکل تھیولوجیکل انسٹی ٹیوٹ سینٹ جارج اور سنکن برگ میوزیم کے ہال میں تقاریر کی ہیں۔

جماعتِ احمدیہ اسلام کی ایک تبلیغی جماعت ہے جو تجدید و احیائے اسلام کے ساتھ ساتھ عیسائی و غیر عیسائی اقوام اور اسلام کے مابین صلح و رواداری کے اصولوں کے تحت بہتر فضا اور خوشگوار ماحول پیدا کرنے کی علمبردار ہے۔

جرمنی میں ہمبرگ کے بعد فرانکفورٹ جماعتِ احمدیہ کا دوسرا مشن ہے اسلام کے متعلق بے شمار تقاریر اور مذاکرات کے ذریعہ زبردست بیداری کے پیدا ہونے سے اس مشن کے کام کی غمازی ہوتی ہے سکولوں۔ مذہبی اداروں اور دیگر سوسائیٹیوں کی طرف سے بڑی کثرت کے ساتھ اس مشن کو اسلام کے متعلق معلومات بہم پہنچانے کے دعوت نامے ملتے ہیں۔ یونیورسٹی اور میونسپل لائبریریوں کو اسلام کے متعلق یہاں سے کتب مہیا کی گئی ہیں۔

ترجمہ و تصنیف کے دیگر کاموں کے علاوہ جو اس مشن سے وابستہ ہیں اسپرانٹو زبان میں قرآنِ کریم کا ترجمہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہے جو اس مشن کے گہرے اشتراکِ عمل سے معرضِ وجود میں آیا ہے۔

اس کے علاوہ مسجد نور فرانکفورٹ میں اسلامی ممالک سے آنے والے زائرین۔ طلباء۔ تاجروں اور سیاحوں وغیرہ کے لئے روحانی مرکز ہی نہیں بلکہ اس اجنبی ملک میں ان کے لئے وطن کی فضا مہیا کرتی ہے۔"

دوسرے اہم اخبارات Neu Presse اور Rundschau وغیرہ نے بھی ایسے ہی نوٹ شائع کئے۔

اس تقریب کے جملہ انتظامات کی سرانجام دہی میں سب احبابِ جماعت نے ہی فراخدلی سے تعاون فرمایا۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ خصوصاً محترم جناب ڈاکٹر اطالوکیوسی۔ برادرم محمود اسمٰعیل زولش۔ برادرم محمد شریف صاحب خالد اور ان کی اہلیہ محترمہ اور برادرم مرزا محمود احمد صاحب احباب کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں کیونکہ انہوں نے دن رات محنت کر کے تقریب کے جملہ انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں قابلِ قدر کام کیا ہے۔ اسی طرح پر محترم چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ انچارج جرمنی کا بھی خاکسار تہہِ دل سے ممنون ہے۔ انہوں نے تیاری کے جملہ مراحل میں اپنے قیمتی مشوروں اور تعاون سے نوازا۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ خَیْرًا۔

درخواستِ دعا

میرا بیٹا عزیز لطف الرحمٰن خالد چھت گرنے کے باعث سخت زخمی ہو گیا ہے اور کلائی کی ہڈی شکستہ ہو گئی ہے۔ احبابِ کرام سے عزیز کی جلد مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عبد الرحمان اتالیق
ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات

مجلس اطفال الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ۳۰ ؍مئی ۱۹۶۹ء کی بجائے ۱۴ ؍اگست ۱۹۶۹ء بروز جمعرات منعقد ہوں گے۔ یہ فیصلہ اس امر کے پیشِ نظر کیا گیا ہے کہ بچے اپنے سکولوں کے امتحانات سے فارغ ہونے کے بعد اطفال الاحمدیہ کے امتحانات کی تیاری زیادہ بہتر رنگ میں کر سکیں۔

قائدینِ مجالسِ خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ:-

۱۔ اس زائد وقت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اطفال کو زیادہ بہتر رنگ میں امتحانات کی تیاری کروائیں۔
۲۔ اس غرض سے تعلیمی کلاسوں کا اجراء کریں جن میں باقاعدگی کے ساتھ امتحانات کی تیاری کروائی جائے۔
۳۔ اس بات کی کوشش کریں کہ ہر طفل کسی نہ کسی امتحان میں ضرور شامل ہو۔
۴۔ ہر امتحان کے لئے جتنے پرچوں کی ضرورت ہوگی اس تعداد سے فوری طور پر مرکز کو اطلاع دیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۶۱۶

میں فہمیدہ بیگم زوجہ رشید احمد قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحیم یار خاں ضلع رحیم یار خاں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۳/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند

-/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- فہمیدہ بیگم لیور اسٹیٹ رحیم یار خان
گواہ شد :- رشید احمد قریشی آڈیٹر جماعت احمدیہ رحیم یار خان۔
گواہ شد :- ملک عبد المتین خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رحیم یار خاں۔

مسل نمبر ۱۹۶۱۷

میں رسول بی بی زوجہ لدّے رحمت علی صاحب قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن کالیہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۴/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ -/۳۲ روپے
۲- زیور طلائی تین تولہ -/۵۰۴ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- رسول بی بی زوجہ لدّے رحمت علی
گواہ شد :- عبد الحق موضع کالیہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد :- حکیم عبد الرحمان صدر موصیان آنبہ

نمبر ۱۹۶۱۸

میں نصیر احمد محمود ولد شیخ منیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ۲۹ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۳/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے -/۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- نصیر احمد محمود
گواہ شد :- سردار احمد پریذیڈنٹ ڈیپو سینیا لائن کراچی۔
گواہ شد :- ارشد احمد ولد شیخ منیر احمد برادر موصی۔

مسل نمبر ۱۹۶۱۹

میں منزہ رفعت بنت بابو عنایت اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۳/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے -/۱۰ روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتہ :- منزہ رفعت بقلم خود
گواہ شد :- ناصر احمد ناظم صحت جسمانی کراچی۔ گواہ شد :- عبد الوہاب نور نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۹۶۲۰

میں فرحت سلطانہ بنت سید سعید خالد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ۳ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۳/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی وزن ۱/۲ تولہ -/۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- فرحت سلطانہ
گواہ شد :- عبد الرب انور نائب قائد خدام الاحمدیہ ہال کراچی۔
گواہ شد :- ناصر احمد ناظم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

لیڈر - بقیہ صفحہ ۲

اور دنیا کے سامان بھی ان کو میسر آ جاتے ہیں لیکن بڑے بڑے بادشاہوں اور دولتمندوں کی زندگی کا اگر باریک بینی سے مطالعہ کیا جائے تو واضح ہو جائے گا جو عیش و مسرت کا سوانگ وہ بھرتے ہیں۔ وہ قطعاً ان کے لئے حقیقی خوشحالی اور آرام کا باعث نہیں ہوتا۔

اوپر شروع میں جو ہم نے اقتباس دیا ہے وہ خود منہ سے بول رہا ہے کہ جوں جوں انسان مادیاتی ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ توں توں دنیا کی زندگی اجیرن ہوتی چلی جاتی ہے اور اگر دنیا اس ڈگر پر چلی گئی تو یہ زمین آرام کی زندگی گذارنے کے نقطۂ نظر سے دوزخ بن جائے گی۔ اس سے واضح ہے کہ جس طرح انسان نے مادیاتی ترقیات کی وجہ سے ایٹم بم وغیرہ ہلاکت کے سامانوں سے اس دنیا کو خطرناک حادثہ کے قریب کر دیا ہے۔ اسی طرح اس نے اخلاقی لحاظ سے بھی دنیا کی تباہی کا سامان بہم پہنچا دیا ہے۔

اس سے یہ بھی واضح ہے کہ دنیا ایک انقلاب کے سر پہ کھڑی ہے دوسرے لفظوں میں وہ پلصراط سے گذر رہی ہے جو بال سے باریک تر اور تلوار سے تیز تر ہے اور جس کے ایک طرف دوزخ اور دوسری طرف جنت ہے یا تو دنیا دوزخ میں گر جائے گی اور یا جنت میں ــــ ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو اس تباہی سے بچائے گا جو انسان نے اپنے لئے تیار کی ہے اور یقیناً دنیا میں جلد ہی ایسا انقلاب رونما ہونے والا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے۔ یہ انقلاب صرف اور صرف اسلامی تعلیم ہی دنیا میں لا سکتی ہے ؟

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

43

حصہ آمد کے موصی احباب

فارم اصل آمد پُر کر کے فوری واپسی بھجوائیں

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ان کی گزشتہ سال یکم ہجرت ۱۳۴۷ ہش تا ۳۰ شہادت ۱۳۴۸ ہش (مطابق یکم مئی ۱۹۶۸ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۹ء) کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جا رہے ہیں۔ جن احباب کو فارم پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے ابھی تک پُر کر کے واپس نہ کئے ہوں۔ براہ مہربانی وہ جلد پُر کر کے واپس فرمائیں۔

یہ امر بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کے پُر کر کے واپس کرنے پر ہے۔ احباب ان فارموں کو پُر کر کے واپس بھجوانے میں جس قدر تاخیر کریں گے اسی قدر دیر سالانہ حسابات ان کی خدمت میں بھجوانے میں ہو گی۔

جن احباب کی طرف سے پندرہ دن تک فارم پُر ہو کر نہیں آئیں گے ان کی خدمت میں فارم اصل آمد دوبارہ رجسٹری کے ذریعہ بھجوائے جائیں گے۔ جو بلاضرورت زائد خرچ ہے اس لئے ہر حصہ آمد کے موصی کو چاہیئے کہ جونہی فارم اصل آمد پہلی مرتبہ ان کی خدمت میں پہنچے اسے جلد سے جلد پُر کر کے واپس فرمائیں تاکہ دوبارہ رجسٹری پر خرچ نہ کرنا پڑے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلانات دارالقضاء

۱۔ (۱) محترمہ ثریا طاہرہ صاحبہ (۲) محترمہ خالدہ بشریٰ صاحبہ دختران ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب رانجھا مرحوم نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد صاحب محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب رانجھا ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب بتاریخ ۶۶/۱۱/۷ وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام پر ایک قطعہ نمبر ۲/۴ رقبہ ۱۶۰ فٹ ۱۸۰ فٹ مرلہ ۲ کنال دارالصدر الشرقی ہے۔

ہم دونوں بہنوں کے علاوہ ہماری والدہ محترمہ امۃ اللہ صاحبہ بھی اس کی وارث ہیں۔ لہٰذا درخواست ہے کہ مذکورہ پلاٹ ہم دونوں بہنوں کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ہماری والدہ صاحبہ کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور ان کی منظوری کے دستخط ارسال ہیں۔

محترمہ امۃ اللہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب رانجھا مرحوم نے لکھ بھیجا ہے کہ مجھے مندرجہ بالا پلاٹ عزیزہ ثریا طاہرہ و عزیزہ خالدہ بشریٰ کے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اس درخواست پر مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی نے بطور گواہ دستخط کئے ہوئے ہیں۔

اگر کسی وارث کو اس پر اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(۲) محترمہ عمری صاحبہ بیوہ میاں جمال الدین صاحب مرحوم معرفت امیر صاحب جماعت جڑانوالہ ضلع لائل پور نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند میاں جمال الدین صاحب وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کے مبلغ ساٹھ روپے تعلیمی قرضہ سکیم کے ماتحت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہے مرحوم کی کوئی اولاد نہیں ہے اور نہ ہی کوئی بہن بھائی اور ماں باپ ہے۔ اور میں اس کی جائز وارث ہوں۔ لہٰذا درخواست ہے کہ مذکورہ رقم مجھے دی جائے۔

اس درخواست پر مکرم عطا محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ کے بطور تصدیق دستخط ثبت ہیں۔ اگر کسی وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فی صدی ادائیگی

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے مندرجہ ذیل احباب نے اپنے وعدہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی ادائیگی کر دی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ احباب کے اموال میں بے حد برکت دے دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور ہر حال میں سب کا خود ہی حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

—۲—

۳۸	مکرم یمین الایمان صاحب	احمدیہ کرشل کالج راولپنڈی	۱۰۰-۰۰ روپے
۳۹	″ خواجہ ثناء اللہ صاحب	″	۱۰۰-۰۰ روپے
۴۰	″ خواجہ محمد عبداللہ صاحب	″	۵۰-۰۰ روپے
۴۱	″ ڈاکٹر محمد طارق صاحب	کوہ نور ملز	۲۰۰-۰۰ روپے
۴۲	″ چوہدری بشیر احمد صاحب	ماڈرن موٹرز ریڈیو روڈ	۳۰۰-۰۰ روپے
۴۳	مکرمہ رفیعہ بیگم صاحبہ	″	۵۰-۰۰ روپے
۴۴	″ بیگم میجر شہزاد احمد صاحب		۳۰۵-۰۰ روپے
۴۵	مکرم صوبیدار میجر محمد یعقوب صاحب	مغل آباد	۱۰۰-۰۰ روپے
۴۶	″ میاں اللہ بخش صاحب	مسجد	۱۰۰-۰۰ روپے
۴۷	″ شیخ بشیر احمد صاحب	″	۱۱۰-۰۰ روپے
۴۸	″ کیپٹن محمود احمد صاحب	″	۱۰۰-۰۰ روپے
۴۹	مکرمہ نعیمہ ناصر صاحبہ	″	۲۰-۰۰ روپے
۵۰	مکرم آر محمد افتخار صاحب	″	۱۰-۰۰ روپے
۵۱	″ ملک اعجاز احمد صاحب	″	۱۰۰-۰۰ روپے
۵۲	″ چوہدری عبدالماجد آف لائل پور	″	۳۵۰-۰۰ روپے
۵۳	″ عبدالحفیظ صابر صاحب ریلوے لائنز		۱۵۰-۰۰ روپے
۵۴	″ میاں محمد عالم صاحب	″	۱۸۰-۰۰ روپے
۵۵	″ محمد شفیع بٹ صاحب		۲۰۰-۰۰ روپے
۵۶	″ غلام محمد فرخ صاحب		۱۲۰-۰۰ روپے
۵۷	″ محمد عبداللہ خان افغانی کریانہ سٹور سید پوری		۱۰۰-۰۰ روپے
۵۸	″ غازی محمد امین صاحب	″	۳۰۵-۰۰ روپے
۵۹	″ قاضی محمد شفیق صاحب	چک لالہ	۵۱-۰۰ روپے
۶۰	″ میجر عبدالرشید صاحب ملک	مسجد	۱۰۰-۰۰ روپے
۶۱	″ ملک عبدالحمید صاحب مرحوم		۵۰-۰۰ روپے

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ہر مخلص احمدی کے لئے

تحریک جدید میں شمولیت لازمی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:

”یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے۔“

نیز فرماتے ہیں:۔

”میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔“

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

انسان کو صرف اِس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ صفاتِ الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرے

اللہ تعالیٰ نے یقین دلایا ہے کہ جو سچی کوشش کریں گے وہ اس مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا میں اطمینان قلب کے حصول کا نسخہ بھی بتا دیا گیا ہے جس کے لئے آج ساری دنیا مضطرب ہے اور ہر شخص یہ سوال کرتا دکھائی دیتا ہے کہ ہمیں دل کا اطمینان کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ اطمینان قلب درحقیقت دو ہی طرح حاصل ہو سکتا ہے (۱) یا تو اس طرح کہ جو خواہش دل میں پیدا ہو پوری ہو جائے۔ (۲) یا اس طرح کہ تمام فضول اور لغو خواہشوں سے دل ہٹ جائے اور صرف ایسی خواہشات رہ جائیں جو اچھی بھی ہوں اور حاصل بھی ہو سکیں۔ جب کوئی اس مقام پر پہنچ جائے، تو اسے اطمینان قلب حاصل ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ ہم نے انسان کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صفات الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرے۔ اور پھر فرماتا ہے کہ جو لوگ اس مقصد کے لئے سچی کوشش کریں ہم ذمہ دار ہیں کہ ان کو یہ مقصد حاصل ہو جائے گا۔ گویا قرآن کریم اطمینان قلب کی ذمہ داری لیتا ہے۔

پہلی آیت میں تو وہ یہ ہدایت دیتا ہے کہ انسان کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس دنیا میں میری پیدائش کسی اعلیٰ مقصد کے لئے ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ صفات الٰہیہ کو میں اپنے اندر پیدا کر لوں۔ یا دوسرے لفظوں میں خدا تعالیٰ کے لئے آئینہ بن جاؤں، جس میں اس کی صورت نظر آئے اور دوسری آیت میں یہ بتایا ہے کہ اس مقصد کے حاصل کرنے میں اگر سچی نیت سے کوئی شخص کوشش کرے گا تو میں اس کو ضرور کامیاب کر دوں گا۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص یہ بات سمجھ جائے کہ میں فانی نہیں ہوں اس لئے مجھے فانی چیزوں کی خواہش اتنی نہیں کرنی چاہیئے۔ صرف میرا جسم فانی ہے اس کے لئے میں کچھ فانی چیزوں کے لئے کوشش کروں تو کر لوں میری روح فانی نہیں ہے اس کے لئے میں غیر فانی اخلاق کی جستجو کروں گا اور پھر خدا کی مدد سے اسکی یہ جستجو پوری بھی ہو جائے تو چونکہ اسکی تمنا پوری ہو جائے گی اسے اطمینان قلب بھی حاصل ہو جائے گا لیکن اگر وہ بندر کی طرح درخت کی شاخوں پر ناچتا پھرے گا اور اپنی لافانی ہستی کو بھول کر فانی جسم کے لئے فانی لذتوں کی تلاش میں لگا رہے تو اتنی چیزوں کی خواہش اسے پیدا ہو جائے گی کہ وہ اسے پورا کرنے کے قابل نہیں ہو سکے گا۔ اور ان چیزوں کی تلاش میں خدا تعالیٰ کی مدد بھی اسے حاصل نہیں ہو گی۔ اس لئے اسکی ناکامیوں کی تعداد کامیابیوں سے بڑھ جائے گی اور اطمینان قلب حاصل نہیں ہو سکے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے دلجمعی (Concentration of mind) کا بڑا حصہ پاتے ہیں وہ لوگ کبھی کوئی سیاسی مقصد اپنے سامنے رکھ لیتے ہیں کبھی تعلیمی مقصد اپنے سامنے رکھ لیتے ہیں کبھی تمدنی مقصد اپنے سامنے رکھ لیتے ہیں اور متواتر کوششوں سے کچھ کامیابی بھی دیکھ لیتے ہیں ان لوگوں کو بھی ظاہری طور پر اطمینان قلب حاصل ہو جاتا ہے لیکن یہ اطمینان قلب ایسا ہی ہوتا ہے جیسے بچے کو کھلونا مل جانے سے ہوتا ہے۔ ان کے اطمینان قلب کی وجہ مقاصد عالیہ کا پورا ہونا نہیں ہوتا بلکہ مقاصد عالیہ کو بھلا دینا ہوتا ہے وہ فکری افیون کا شکار ہوتے ہیں ان کا دماغ انہیں فکری افیون کھلا دیتا ہے اور وہ درد کی موجودگی میں اس کے احساس سے محروم ہو جاتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ عنکبوت ص ۳۸۸)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

دوسروں کے وقت کی بھی قدر کیجئے

وقت بے حد سرعت کے ساتھ گزرتا ہے اس لئے ہر شخص اپنے وقت کی قدر کرتا ہے۔ اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر کچھ ایسے فدائی بھی ہوتے ہیں جو اپنے اوقات کو اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے خدا کے لئے صرف کرتے ہیں۔ انہیں خدمت دین کی دھن ہوتی ہے۔ اس کے لئے وہ نہ رات دیکھتے ہیں نہ دن۔ کم سے کم وقت میں وہ خدا تعالیٰ کے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ اپنا وقت قربان کر کے وہ آپ کے پاس پہنچتے ہیں کسی ذاتی غرض سے نہیں بلکہ محض خدا کے لئے اور آپ کو لازمی چندہ جات (حصہ آمد / چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ) کی ادائیگی کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ ان کے جذبۂ خدمت دین کی قدر کیجئے اور بشاشت قلب کے ساتھ فوراً لازمی چندہ جات ادا کر دیجئے، تاکہ انہیں ایک بار اور آپ کے پاس آنے کی زحمت نہ ہو۔ (ان کا وقت بھی قیمتی ہے) اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص اور اموال میں بے حد برکت دے گا۔ انشاء اللہ

(ناظر بیت المال آمد)

خدام الاحمدیہ کی سولہویں سالانہ تربیتی کلاس

مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ایک نہایت ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہر سال ایک پندرہ روزہ تربیتی کلاس منعقد کیا کرتی ہے امسال یہ کلاس انشاء اللہ تعالیٰ ۱۱ وفا سے ۲۵ وفا ۱۳۴۸ ہش (۱۱ جولائی تا ۲۵ جولائی ۱۹۶۹ء) ربوہ میں منعقد ہوگی۔ ایسی تمام مجالس جن کا کوئی نمائندہ گذشتہ سال کلاس میں شامل نہیں ہوا تھا ان کی نمائندگی اس سال بہت ضروری ہے۔ ایسی جملہ مجالس کے قائدین ابھی سے نمائندہ کا انتخاب کر لیں اور مرکز کو اطلاع دیں۔ قائدین اضلاع و علاقہ اس اعلان کے بعد فوری طور پر ایسا انتظام کریں کہ زیادہ سے زیادہ مجالس اس مرکزی کلاس سے استفادہ کر سکیں۔

کلاس کے سلسلہ میں تفصیلی ہدایات کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔ اور انفرادی طور پر بھی مجالس کو اطلاع دے دی جائے گی۔

(منتظم سالانہ تربیتی کلاس)

زمیندار احباب کی توجہ کیلئے

نظارت ہذا کو منگلا (B.K-8) اور نارمینو گندم کے بیج کی ضرورت ہے التماس ہے کہ جس کسی دوست کے پاس یہ بیج ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ دوسری کسی جگہ یہ بیج فروخت نہ کریں۔ اگر کسی بھائی کو ان میں سے کسی بیج کی ضرورت ہو تو وہ بھی نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں کہ انہیں کس قدر (وزن) بیج کی ضرورت ہے۔ (ناظر زراعت)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ کے ماموں مکرم مرزا محمد سیف اللہ صاحب فاروقی جو لمبے عرصہ سے بیمار تھے اور آج کل گلاب دیوی ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھے۔ بقضائے الٰہی مورخہ ۱۲ جون بروز جمعرات ایک بجے بعد دوپہر فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ عشاء کے قریب ربوہ لایا گیا۔ دوسرے دن مکرم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بعد نماز فجر نماز جنازہ پڑھائی۔ اور قبر تیار ہونے پر مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ تمام احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (بشارت الرحمٰن پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴